2020-21

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

حامد اکبر

جہات و جستجو

مرتب:

ڈاکٹر غضنفر اقبال

مجلس ادارت و اشاعت:

صادق کرمانی

ڈاکٹر بی بی رضا خاتون

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

© جملہ حقوق: روزنامہ ''ایقان ایکسپریس'' گلبرگہ

نام کتاب : حامد اکمل: جہات وجستجو

مرتب : ڈاکٹر غضنفر اقبال

مجلس ادارت واشاعت : صادق کرمانی / ڈاکٹر بی بی رضا خاتون

کمپوزیٹر : حسن محمود خرادی

سرورق : محمد ایاز الدین پٹیل / سید مشتاق فاروق

سن اشاعت : 26 / دسمبر 2020

تعداد اشاعت : 500 جلدیں

صفحات : 716 صفحات

قیمت : پانچ سو روپے (Rs. 500/-)

زیر اہتمام : اسباق پبلی کیشنز، پونے

ناشر و تقسیم کار : روزنامہ ''ایقان ایکسپریس'' گیسو دراز کالونی، گلبرگہ 585104

ISBN : 978-93-80395-68-5

HAMID AKMAL

Jehat o Justujoo

Compiled by

Dr. Ghazanfar Iqbal

Editorial & Publishing Committee
Sadiq Kirmani
Dr. Bi Bi Raza Khatoon

1st Edition : 26 Dec 2020, Copies: 500
Pages : 716 Price : Rs. 500/-

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

ذکر و فکر

(تخلیقی و غیر تخلیقی نگارشات پر مضامین)

حامد اکمل کی تقدیسی شاعری	پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر	431
حامد اکمل کی رباعیات	پروفیسر مقبول احمد مقبول	441
حامد اکمل کی شخصی نظمیں	اختر صادق	446
حامد اکمل اپنی تحریروں کے آئینہ میں	ڈاکٹر خالدہ بیگم	455
حامد اکمل کی خاکہ نگاری	ڈاکٹر اسماء تبسم	461
حامد اکمل کی تنظیمی وتہذیبی خدمات	ڈاکٹر کوثر فاطمہ	468
حامد اکمل کی تبصرہ نگاری	ڈاکٹر اقبال جاوید	471
حامد اکمل کی مقدمہ نگاری (حرف اخلاص کی خوشبو)	ڈاکٹر غضنفر اقبال	475

سیرِ فلک

(صحافتی خدمات کا جائزہ)

حامد اکمل کی اداریہ نگاری	ڈاکٹر سید احمد قادری	481
حامد اکمل کی کالم نگاری	محمد اعظم شاہد	486
حامد اکمل کا صحافتی تناظر	ایم اے ماجد	490
حامد اکمل بہ حیثیت صحافی	محمود شاہد	493
ایقان: نئی صدی کا اخبار	ڈاکٹر محمد طیب انصاری	495
ایقان: احوال ڈاکٹر راہی قریشی نمبر	امجد علی فیض	497
زاویے: ایک تبصرہ	ایڈوکیٹ خواجہ منظورالدین	503

Scanned with OKEN Scanner

حامد اکمل کی تبصرہ نگاری

ڈاکٹر محمد اقبال جاوید (ہنگولی)

حامد اکمل شہر گلبرگہ میں 1950 کو پیدا ہوئے۔ آپ نے امتیازی کامیابی کے ساتھ میسور یونیورسٹی سے ایم۔ اے اُردو کیا۔ نیز اس وقت آپ کئی جریدے، سہ روزہ ہفت روزہ، پندرہ روزہ، روزناموں کے مدیر، معاون مدیر کے فرائض بہ حسن وخوبی انجام دیتے آئے ہیں۔ آپ کا ایک شعری مجموعہ "تنبیہ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اور گلبرگہ کی ادبی تاریخ سے متعلق "گلبرگہ میں شعروادب" کے نام سے شائع ہو کر دادِ تحسین وصول کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے بے شمار مضامین، شاعری، افسانے، ادبی مضامین، سیاسی تجزیے پر مبنی مضامین اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

آپ مختلف مقامات کے قومی مشاعروں، سمینار، ادبی نشستوں میں شرکت فرماتے ہیں جن میں دہلی، بنگلور، حیدرآباد، پونے، بیدر، رائچور، شولاپور، بیجاپور، اورنگ آباد، بیڑ، عثمان آباد، ہبلی، ہری ہر، بمبئی، لکھنو، بھوپال، اندور وغیرہ میں ادبی محفلوں میں شرکت فرما کر اُردو ادب کی بیش بہا خدمت انجام دے رہے ہیں۔

تاحال آپ کو قومی سطح کے مختلف انجمنوں کے ذریعے چار ایوارڈز سے نوازا گیا۔ جن میں حیدرآباد، بنگلور، کرناٹک اُردو اکاڈمی وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

Scanned with OKEN Scanner

اس وقت آپ روزنامہ ایقان ایکسپریس گلبرگہ [illegible] اور اردو ماہنامہ "عالمی شع" گلبرگہ کے مدیر اعلیٰ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

زیر نظر مضمون میں مجھے حامد اکمل کی تبصرہ نگاری [illegible] مطلوب ہے۔ حامد اکمل نے کل چار کتب پر تبصرہ کیے ہیں۔ جن میں پروفیسر صادق کا "دستخط" [illegible] صبا نویدی کا "قید شکن" ڈاکٹر غیاث صدیقی کا "قفس رنگ" اور ماہ نامہ "الاریب" لکھنؤ میں شائع ان کے تبصرے ہیں۔ جس پر مجھے گفتگو کرنی ہے۔

پروفیسر صادق کا "دستخط" یہ شعری مجموعہ ہے جس پر حامد اکمل نے سالنامہ زاویے 1976ء میں اپنا تبصرہ شائع کروایا ہے۔ ویسے اگر دیکھا جائے زبان و بیان کے اعتبار سے سادہ شستہ زبان کا استعمال کیا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ عام قاری اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ یہاں انھوں نے اُردو شاعری کے حوالے سے تفصیلی اور جامع گفتگو کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی دستخط کے تبصرے کے دوسرے پیراگراف میں حامد اکمل صاحب نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ کہ " آج کا شاعر قوم کے غم میں شراب پی کر اصلاحِ معاشرہ کی قلانچ نہیں بھرتا" یعنی اس کا دوسرا مطلب یہ ہوتا ہے۔ پہلے زمانے کے شعرا کیا شراب پی کر اصلاحِ معاشرہ کے کام کیا کرتے تھے۔ بہر حال آپ کی اس بات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ لیکن یہاں مبصر حامد اکمل نے بے لاگ تبصرہ کیا ہے۔ ان کی اس گفتگو سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ مختلف اشعار کے ذریعے انھوں نے موثر تبصرہ کیا ہے۔ اپنے تبصرہ میں دستخط شعری مجموعہ سے عمدہ اشعار کا انتخاب کیا ہے۔ مثلاً:

دبا کے پاؤں کے نیچے زمین کو میں نے
نحیف ہاتھ سے گرتے فلک کو روکا تھا

دستخط کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مبصر کہتے ہیں۔ اس مجموعے میں بوقلمونی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ اس کی طرف اشارے کیے گئے:

ہم آندھی میں اکھڑے پودے اور اتہاس ہمارا
اتنا ہی ہے دھرتی سے چھٹ کر کس کو اپناتے

حامد اکمل کا دوسرا تبصرہ "قفس رنگ" جو ڈاکٹر غیاث صدیقی کا دوسرا مجموعہ کلام ہے۔ ان کا

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

پہلا مجموعہ کلام ''آواز رنگ'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ان کا آ[illegible] کی یہاں قابل تبصرہ نگار نے کیا ہے۔

حامد کمل کی تبصرہ نگاری پر گفتگو کرنے سے قبل یہ بات [illegible] ضروری محسوس ہوتی ہے کہ حامد کمل نے بہت صفائی وصحت کے ساتھ تبصرہ نگاری کا بے لاگ حق ادا کیا ہے۔ زبان وبیان وحوالہ جات کے اعتبار سے بھی۔ مبصر نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ [illegible] شخصیت یا اس کے کسی مجموعہ پر تبصرہ کیا ہے تو اس دور کے ادبی حالات کا مختصر لیکن جامع جائزہ بھی لیا ہے۔ یہ بھی خاصہ محسوس ہوتا ہے۔ ان کے تبصرے تبصرہ برائے تبصرہ نہیں ہے بلکہ اس مجموعہ کا مکمل اور پوری تندہی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ ان کے تبصرے سے یہ بات واضح ہوتی ہے اور جہاں ضروری محسوس ہوتا ہے، وہاں زیر نظر مجموعہ سے اشعار واقتباسات کا نہایت ہی عمدہ انتخاب کیا ہے۔ اس طرح انھوں نے مکمل مجموعہ کا جامع تعارف پیش کرایا ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ قاری اس مجموعہ کو پڑھنے کے لیے آمادہ ہوجائے۔

تیسرا تبصرہ ''قید شکن''، علیم صبا نویدی کا مرتبہ آزاد غزل کا پہلا اور نمائندہ مجموعہ ہے۔ یہاں بھی قابل مبصر کی وہ صلاحیت اُجاگر ہوتی ہے کہ انھوں نے آزاد غزل کی تاریخ کو بڑے اختصار وجامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

آزاد غزل کی بنیاد مظہر امام نے رکھی اور پھر ان کی اس روایت کو چند فن کاروں نے آگے بڑھایا ان میں کرامت علی کرامت، یوسف جمال، زرینہ ثانی وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ علیم صبا نویدی کا ایک اقتباس بھی نقل کیا ہے۔ جو آزاد غزل سے متعلق ہے۔

ویسے تبصرہ میں کسی لاگ ولپیٹ کے بغیر گفتگو کی گئی ہے۔ چونکہ آزاد غزل میں فضا آفرینی کی نہایت ضروری ہے۔ جتنی فضا آفرینی کی کیفیت پیدا ہوگی اسی قدر آزاد غزل کہلائی جا سکے گی۔ لہٰذا ثابت ہوا فضا آفرینی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آج دیکھا جا رہا ہے کہ شاعری کے نام پر صرف لفظی گورکھ دھندہ کیا جا رہا ہے۔ بے تکی باتیں، بے ترتیب خیالات پیش کیے جا رہے ہیں۔ معنی خیز شاعری مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جدیدیت کے نام پر صرف لفاظی کی جا رہی ہے۔

ان کا چوتھا تبصرہ ماہنامہ ''الاریب'' لکھنؤ میں شائع ہوا۔ الاریب کے ذریعے ''عبدالاحد ساز'' کے نام سے خصوصی شمارہ تھا۔ کم وبیش 48 صفحات پر مشتمل تھا۔ ... میں شائع ہوا ساز کا

پہلا مجموعۂ کلام ''آواز رنگ'' کے عنوان سے شائع ہوا ... یہاں قابل تبصرہ نگار نے کیا ہے۔

حامد اکمل کی تبصرہ نگاری پر گفتگو کرنے سے قبل یہ بات ... ضروری محسوس ہوتی ہے کہ حامد اکمل نے بہت صفائی وصحت کے ساتھ تبصرہ نگاری کا ... ہے۔ زبان وبیان و حوالہ جات کے اعتبار سے بھی۔ مبصر نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے ... شخصیت یا اس کے کسی مجموعہ پر تبصرہ کیا ہے تو اس دور کے ادبی حالات کا مختصر لیکن جامع جائزہ بھی ... یہ بھی خاصہ محسوس ہوتا ہے۔ تبصرہ برائے تبصرہ نہیں ہے بلکہ اس مجموعہ کا مکمل اور پوری تندہی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ ان کے تبصرے سے یہ بات واضح ہوتی ہے اور جہاں ضروری محسوس ہوتا ہے، وہاں زیر نظر مجموعہ سے اشعار و اقتباسات کا نہایت ہی عمدہ انتخاب کیا ہے۔ اس طرح انھوں نے مکمل مجموعہ کا جامع تعارف پیش کر دیا ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ قاری اس مجموعہ کو پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔

تیسرا تبصرہ ''قید شکن''، علیم صبا نویدی کا مرتبہ آزاد غزل کا پہلا اور نمائندہ مجموعہ ہے۔ یہاں بھی قابل مبصر کی وہ صلاحیت اجاگر ہوتی ہے کہ انھوں نے آزاد غزل کی تاریخ کو بڑے اختصار و جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

آزاد غزل کی بنیاد مظہر امام نے رکھی اور پھر ان کی اس روایت کو چند فن کاروں نے آگے بڑھایا ان میں کرامت علی کرامت، یوسف جمال، زرینہ ثانی وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ علیم صبا نویدی کا ایک اقتباس بھی نقل کیا ہے۔ جو آزاد غزل سے متعلق ہے۔

ویسے تبصرہ میں کسی لاگ ولپیٹ کے بغیر گفتگو کی گئی ہے۔ چوں کہ آزاد غزل میں فضا آفرینی کی نہایت ضروری ہے۔ جتنی فضا آفرینی کی کیفیت پیدا ہوگی اسی قدر آزاد غزل کہلائی جا سکے گی۔ لہٰذا ثابت ہوا فضا آفرینی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آج دیکھا جا رہا ہے کہ شاعری کے نام پر صرف لفظی گورکھ دھندہ کیا جا رہا ہے۔ بے تکی باتیں، بے ترتیب خیالات پیش کیے جا رہے ہیں۔ معنی خیز شاعری ختم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جدیدیت کے نام پر صرف لفاظی کی جا رہی ہے۔

ان کا چوتھا تبصرہ ماہنامہ ''لاریب'' لکھنؤ میں شائع ہوا۔ ''لاریب'' کے ذریعے ... عبدالاحد ساز کے نام سے خصوصی شمارہ تھا۔ کم و بیش 48 صفحات پر مشتمل تھا ... میں شائع ہوا۔ ساز کا

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

Scanned with OKEN Scanner

[illegible] میں پیش کیا ہے۔ اور اس [illegible]
مجموعہ کلام [illegible] بول اٹھی [illegible]

حامد اکمل نے اپنے قلم کو [illegible]
ان تبصروں [illegible] کا اندازہ ہوتا ہے۔ حامد اکمل کا مطالعہ بہت وسیع اور عمیق ہے۔
چاہے پھر قدیم شعری سرمایہ [illegible] جدید یا جدیدیت کی بات ہو [illegible] انھوں نے فن کارانہ گفتگو اپنے تبصروں میں کی ہے۔ اور یہی [illegible] انھیں تبصرہ نگاری میں دوسروں سے ممیز کرتی ہے۔

تبصرہ نگاری [illegible] لیے ضروری ہے کہ غیر جانبداری اور توازن کے علاوہ حد درجہ زبان اور فن کے اظہار کی ضرورت ہوتی [illegible] اور یہ چیز ہمیں حامد اکمل کے ہاں ملتی ہے۔ آج تو یہ ہو رہا ہے کہ رسائل اور اخبارات کی کثرت کی [illegible] تبصرے جانبداری کی نمائندگی [illegible] ہیں اور حقائق پیش کرنے کے معاملے میں تبصرے انتہائی [illegible] رویے کے علم بردار نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ بھی بات ہمیں حامد اکمل کے ہاں نہیں ملتی۔ تبصرہ نگاری [illegible] دوران حامد اکمل نے بلاشبہ تحقیق و تنقید کے رویے کو اختیار کیا ہے۔

حامد اکمل کے تبصرے نہ زیادہ طویل ہیں اور نہ ہی بہت زیادہ مختصر بلکہ اعتدال کا رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جو عوامی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنے تبصروں میں فنی اور ادبی مباحث سے گریز کیا ہے۔ گویا انھوں نے تبصرہ نگاری کے لیے ضروری تمام لوازمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج بالا کتابوں پر اپنا تبصرہ پیش کیا ہے۔

❖❖❖

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI
PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.